

سوال نمبر: 2

افروی زندگی کے بارے میں قرآنی استدلال کیا ہے؟ اس کے
انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کیا اثر مرتب ہوتے ہیں؟

افروی زندگی کے بارے میں قرآنی استدلال:

قرآن نے افروی، انسانی زندگی کے بارے میں بڑے احسن انداز
میں افروی زندگی پر روشنی ڈالی ہے۔ اک لے قرآن پاک نے
جو استدلال کا طریقہ اختیار کیا ہے یہ سب سے پہلے قدرت کی نشانیوں
کو دیکھنے اور ان پر غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ اک لے بارے میں ارشاد
یہ کرا

ترجمہ: "کیا ان گدلوں نے آسمان اور زمین کے انتظام پر غور نہیں
کیا ہے؟" (الاعراف: ۱۸۵)

گویا ہر اک بات کی طرف اشارہ ہے کہ تم آنکھیں کھول کر ان نشانات
کو دیکھو جو اللہ نے تمہارے لیے اک دنیا میں پیدا کیے ہیں۔ شب و روز کے
بدلنے اور آسمان و زمین کے انتظام پر مشاہدہ کرو اور غور و فکر کرو ان
پر کہ تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ جو کچھ اک کتاب میں بیان کیا گیا ہے وہ
بلکل درست ہے۔ اگر تم ان کو افروی زندگی پر لاگو کرو گے تو تم افروی زندگی
کو نہیں سمجھ پاؤ گے کیونکہ تمہاری عقل اک چیز کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ چنانچہ
فرمایا گیا کہ!

ترجمہ: "کیا تم گدلوں کی مخلوق زیادہ سخت، گام ہے یا آسمان کی، اللہ نے
اک کو بنایا ہے؟" (سورت نازعات، ۲۷: ۱)

جس خدا نے آسمانوں کو بنایا اور اس آسمان کو کھڑا کرنے والی کئی چیز ہمیں نظر نہیں آتی۔ اور آسمانی سیارے اور ستارے جو کہ اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں ان کو بلاشبہ اللہ کے قانون نے اپنی بندشوں میں جکڑ رکھا ہے۔ ان کی حرکت اور مدار میں کھو مناجال برابر بھی موقوف ہیں جس میں سے ہی نقل کیلئے اللہ نے اپنی طاقت سے اس کائنات کے مہوں کو نظر نہ آنے والے اور محسوس نہ ہونے والے سیاروں میں قائم کیا ہے جس کو تم سمجھ نہیں سکتے۔ مگر مسلم پر خیال کرتے ہیں کہ دنیا کی زندگی ہی ان کی زندگی ہے اور ان کو دوبارہ پیدا نہیں کیا جائے گا۔ ان کا غلط خیال ہے۔ آسمان کے بعد خالق ہمارے قریب کے ماحول یعنی زمین کی طرف ہماری توجہ مرکوز کر دیتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ!

ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں میں سے یہ کہ تو زمین کو دیکھتا ہے کہ سوزی پڑتی ہے پھر جہاں ہم نے پانی برسایا اور وہ بھیک اٹھی اور لپٹانے لگی۔ تو جس نے اس کو زندہ کیا وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ یقیناً وہ پروردگارِ قادر ہے" (فصلت: ۳۹)

ایک اور جگہ پر حکم ہے کہ!

ترجمہ: "اور تم کو مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے میں شک ہے تو تمہیں معلوم معلوم ہو کر ہم نے تم کو پیدا کیا ہے" (الحج: ۵)

اک طرح ان صحاف اور واضح قرآن کے دراصل سے ہمہ ایشیادہ
 کرنا انسان پر جاتا ہے۔ قرآن ایک کھلی کتاب جو دلیل میں پیش کرتی
 ہے بالکل صحیحی سمجھ سے منسلک ہیں۔ خالق کتاب ہے کر ایشیادہ پہلے سے زیادہ
 نئی بیرونی ایشیادہ سے بنانا متعلق ہے یہ ایک نئے سرے سے پیدا کرنا۔ اس وہ
 طاقت ہے جو کہ کن قیلون لیتے ہے تو ایشیادہ وجود میں آجاتی ہے۔
 اور اسی طرح ایک جگہ پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم ایک چھوٹے سے پتھر جیسی
 چیز وجود میں لانا چاہو تو ہمہ لاسلو۔ یہ تو بلاشبہ مائد حقیقی کا ماکا ہے جس نے
 نے تم کو پیدا کیا ہے۔ اسی طرح ایک اور مثال ہے کہ ایک ملک جو ایک بائبل
 ایجاد کرتا ہے اک کہ کھول کر دوبارہ دی جائے تو کیا وہ دوبارہ اسے صور
 میں سکتا کیا؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ جو کہ پہلے اس کائنات کو بنا چکا ہے اک
 کے لیے دوسری کائنات اور انسان کو دوبارہ بنانا انسانی آسان ماکا ہے۔
 اللہ تعالیٰ انسان کو نئے سے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے ارشاد ہے کہ

Break into headings

ترجمہ! اور وہی تر ہے اس نے اک کو پہلی بار پیدا کیا ہے اور وہی دوبارہ
 اک کی تخلیق کرے گا۔ اور یہ اعادہ اک کے لیے آسان تر ہے۔
 (ارو ص: ۲۷)

اضروی زندگی کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات

اضروی زندگی کے استدلال سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا کی زندگی کے بعد
 آخرت کی زندگی کا وجود میں آنا ممکن ہے اور حکمت کے تقاضوں کے عین
 مطابق ہے۔ عقل سلیم اور علم میں آخرت کی زندگی کے لیے تیار کرتے ہیں اور
 یہ کہ آخرت کی ایک فلسفیانہ شکل ہے جس میں ہر انسان کی انفرادی
 اور اجتماعی زندگی پر مثبت اثر انداز ہوتا ہے جس سے ایک انسان اپنی

زندگی کو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہر نئے اصول سے مطابق گزارتا ہے جس سے
 اکہ کی اُخترت کی زندگی اور دنیا کی زندگی دونوں بہتر ہو جاتی ہیں۔
 اس عقیدے کو مان لینے سے انسان کے اندر ایک ذمہ داری
 اور جوابدہی ہوتی ہے سامنے پیش ہونے کا احساس جنم لیتا ہے جس سے
 یہ اپنے زندگی کے معاملات و معاملات کو سمجھتا ہے۔ اور یہی طریقے سے
 انجام دینے کی طرف توجہ دیتا ہے۔ کہ جو انسان اس دنیا میں مآثر کرتا
 ہے اس کے اچھے یا بُرے نتائج پر اُخترت میں دیکھے گا۔ جس طرح
 انسان کو جلا دینے والی آگ اور جان سے ماڑ دینے والے زہر پر یقین
 ہے اسی طرح اس کو ضیانت اور جھوٹ کے خطرناک اور باعث نقصان
 ہونے پر بھی یقین ہے جس طرح روٹی، پانی اور دوسری اشیاء کو اپنے
 لیے مفید سمجھے گا اسی طرح ملل، انصاف، اخلاق اور پاکدامنی کو بھی اپنے
 لیے مفید سمجھے گا۔

اسلام نے اُخترت کے عقیدے کو اپنے اخلاقی ضابطے اور شرعی نظام
 کے لیے ایک زبردست پیارا بنا دیا ہے۔ اس میں ضروری اصلاح پر عمل کرنے اور
 گروہ فساد سے بچنے کے لیے عقلی کشش بھی موجود ہے۔ اُخترت پر یقین کرنے سے
 انسان نے ہم میل ایک طاقت پیدا ہوتی ہے جو اسے گنہگار سے محفوظ رکھتی
 ہے۔

تقویٰ اور پیر پیر ماری کا حکم:

اُخترت پر یقین رکھنے سے تقویٰ اور پیر پیر ماری پیدا ہوتی ہے
 جس سے انسان کے اندر نیکی کرنے اور گناہوں سے بچنے کی صلاحیت پیدا
 ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں انسان پیر پیر ماری بن جاتا ہے۔ اسلام
 انسان کو صحیح اور عمدہ طریقے سے زندگی گزارنے کی طرف راغب
 کرتا ہے۔ اور شاہِ باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: "اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ تمہیں اس کے پاس لوٹنا ہے"
(البقرہ: ۲۲۳)

راہِ فدا میں گرفتاری اور قربانی کا جذبہ:

آنحضرت کا عقیدہ انسان کو راہِ فدا میں گرفتاری اور قربانی کے لیے ابھارتا ہے۔ اور یقین لاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں فطریاً چھوڑنا اور جہاد یا کسی جنگی کے کام کی طرف نکل جاتا ہے اور اس کی موت واقع ہو جاتی ہے یا شہید ہو جاتا ہے یہ نہیں کیا بلکہ زندہ اور اس کی زندگی کے بارے میں انسان نہیں جانتا۔ موت ایک ایسی واحد حقیقت ہے جس سے انسان ڈرتا ہے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد کیا ہوگا لیکن ایک مہمان کا آنحضرت پر یقین اس کے دل سے موت کا خوف مٹ ہو جاتا ہے۔ فرمایا گیا کہ!

ترجمہ: "اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائے ان کو مردانہ کیونکہ وہ زندہ ہے۔ لیکن تمہیں اس کی زندگی کا شعور نہیں ہے"

(البقرہ: ۱۵۴)

محبتوں اور تکلیفوں پر صبر کی تلقین:

یوں کہ دنیا آزمائشوں کا طے ہے یہ قدم ہر اس میں محبت اور تکلیف ہیں لیکن عقیدہ آنحضرت سے انسان کو علم دیا گیا ہے کہ ان پر صبر سے کام لے کر یہ دنیا تمہیں اس کا اجر نہیں دے گی۔ ان مواضع اور تکالیف کا انعام تو آنحضرت میں اللہ تعالیٰ دے گا اور صبر کرنے والوں کے لیے خدا کی طرف سے عنایت اور رحمت ہے۔ اور اللہ باری تعالیٰ ہے کہ!

ترجمہ: "یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی بڑی عنایت ہوگی اور
رحمت الہی ان پر سایہ کرے گی۔ (البقرہ: ۱۵۷)

بے خوفی اور بیادری کا جذبہ:

آفرت پر یقین کرنے سے انسان کے اندر بے خوفی اور
بیادری جنم لیتی ہے جس سے دنیا اور دنیا کے لوگوں سے ان لوگوں کا
خوف ختم ہو جاتا ہے۔ اور جو بھی کما کرتے ہیں فالص الله تعالى
کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: جو سمجھتے تھے کہ انہیں اللہ کے پاس حافر ہونا ہے، انہوں نے کہا بار بار ایسا ہوا
یہ کہ اللہ نے حکم سے چھوٹی جہالت بڑی جہالت پر غالب آجاتی ہے۔
(البقرہ: ۲۴۹)

سخت سے سخت مشکلات کے مقابلے میں ڈٹ جانے کی قوت:

عقیدہ آفرت انسان کے اندر سخت سے سخت مشکلات کے مقابلے میں
ڈٹ جانے کی قوت پیدا کرتا ہے۔ انسان کو لاتعداد مشکلات کا سامنا
کرنا پڑتا ہے اور انسان ان کا باخوشی مقابلہ کرتا ہے کیونکہ اگر کو آفرت
کے اثر اور الغام کے چبندے یقین سے رہتا ہے۔ دنیا کو جو لاتعداد مشکلات کا
سامنا کر چکے ہیں یہ صرف اور صرف آفرت کے یقین کی وجہ سے ہے۔ ارشاد ہے کہ:

ترجمہ: "جہنم کی آگ دنیا کی گرمیوں سے زیادہ سخت ہے۔"
(التوبہ: ۸۱)

نیکی کاموں میں مال خرچ کرنا:

آخرت پر یقین رکھنے سے انسان میں خرچ کرنے کا جذبہ ابھرتا ہے جس سے وہ اپنے مال کو نیکی کاموں میں صرف کرتا ہے جیسے زکوٰۃ، مسافر، صدقہ، زکوٰۃ اور ضرورت مندوں پر۔ انسان کا یہ جذبہ اس کو ان دنیا کی عارضی زندگی سے محبت کو ختم کرتا ہے۔ ارشاد ہے کہ:

ترجمہ: ”جو کچھ مال تم خیرات میں خرچ کرو گے اس کا پورا اجر تم کو ملے گا اور تمہارے ساتھ ظلم نہ ہو گا“

(البقرہ: ۲۷۲)

کنبوس اور دل کی تنگی سے روکنا:

یوں کہ انسان صدیوں سے دنیا کا مال جمع کرنے میں لگا ہے اور جمع کر کے اگلے دنوں کے لیے چھوڑ جاتا ہے۔ اس کا ان کو ذرا بھی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس قدر کنبوس اور تنگی سے بام لیتا ہے کہ ضرورت مند پر خرچ کرنا اپنی دل میں سمجھتا ہے لیکن عقیدہ آخرت انسان کو سکھاتا ہے کہ جو مال انسان تم نے کھا کر ختم کر لیا اور جو مال تم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہے یہی تمہارا ہے باقی سب دوسروں کا ہے۔ مال خرچ کرنے کی مثال ہمیں اسلام میں حضرت عثمان غنیؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کی ملتی ہے جنہوں نے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی خاطر لوگوں میں اور اللہ کی راہ میں دے دیا۔ اس سے بارے میں ارشاد ہے کہ:

ترجمہ: ”جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے مالدار کیا ہے اور پھر وہ ۵۹

اس میں بخل کرتے ہیں یہ نہ سمجھیں کہ ان سے بے اچھا ہے بلکہ درحقیقت
یہ ان سے حق میں برا ہے۔ جس مال میں یہ بخل کرتے ہیں یہی
قیامت کے روز ان کے گلے کا طوق بنے گا۔

(آل عمران: ۱۸۰)

سود خوری کے ظاہری فوائد کو چھوڑنا:

عقیدہ آخرت کو یقین سے انسان نے اور سود خوری کے
ظاہری فوائد کے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اور قرض بلا سود خراہیم
کیے جاتے ہیں۔ سود خوری زمانہ حیا لکھنے کی ایسی بڑی ہے جس
نے انسانوں کے سینہ دین کے معاملات کو پائیزہ کر دیا ہے اور ان
اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ ارشاد ہے کہ

Add few more points
Good attempt

ترجمہ اُن دن سے کہ تم اللہ سے ڈرتے ہو اور
اللہ سے ڈرتے ہو۔ (البقرہ: ۲۸۱)

نتیجے کے طور پر آخرت کے بارے قرآن پاک میں واضح تفصیل
دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ان کائنات پر مشرور و فکر
کی صورت دی ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو سمجھ سکے۔
وہی انسان کا انسان کا اک ذرا نہ بھگانا ملن ہے۔ قرآن پاک
عقیدہ آخرت کی واضح دلیل ہے اور یہ عقیدہ انسان کی انفرادی
زندگی اور اجتماعی زندگی کو نوازنے اور ان پر اثر انداز ہونے والے
عوامل کو دیکھنے پر توجہ دینا ہے۔ جس سے انسان نے اللہ
اللہ تعالیٰ کا خوف اور شرم سے دن و ایمان بند ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ